بسم اللہ الرحمن الرحیم

خود کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بندہ کہنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "نحن عباد محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم" (ہم محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے عبد ہیں) کہنا کیسا ہے؟

جواب

"نحن عباد محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم" (ہم محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے عبد ہیں) کہنا شرعا درست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کا ثبوت قرآن و احادیث کی واضح نصوص میں موجود ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالی نے انسانوں کے غلاموں کو ان کے عباد (بندے) کے لقب سے ذکر فرمایا، پس ارشاد خداوندی: ﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔ (سورۃ النور، پ18، آیت 32)

اسی طرح مختلف احادیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے انسانوں کے غلاموں کو ان کا عبد فرمایا۔ چنانچہ بخاری، مسلم، ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ وغیرہ میں روایت ہے، (واللفظ للبخاری) "عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ليس على المسلم صدقة في عبده ولا في فرسه" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر صدقہ نہیں اس کے عبد (غلام) میں اور نہ اس کے گھوڑے میں۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، ج 01، ص 280، مطبوعہ کراچی)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کا عبد، فرمایا۔ چنانچہ کنزالعمال، المستدرک للحاکم اور الاعتقاد للبیہقی وغیرہ میں ہے (واللفظ للآخر) "أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، وأبو بكر أحمد بن الحسن وأبو صادق محمد بن أبي الفوارس قالوا: ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا إبراهيم بن سليمان البرلسي، ثنا عبد الله بن صالح، ثنا يحيى بن أيوب، عن ابن حرملة، عن سعيد بن المسيب، قال: لما ولي عمر خطب الناس على منبر رسول الله صلى الله عليه و سلم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: يا أيها الناس ---كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنت عبده و خادمه" ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے منبر رسول صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم پر لوگوں کو خطبہ دیا، پس اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں اللہ تعالی کے

رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا عبد (غلام) اور خادم تھا۔ (الاعتقاد للبیہقی، ص 360، مطبوعہ بیروت)

اسی طرح فقہاء اسلام نے کتب فقہ میں جابجا، انسانوں کے غلاموں کو ان کا عبد فرمایا ہے۔ صرف ایک جزئیہ ذکر کیا جاتا ہے، چنانچہ درمختار میں ہے "ولوزوج المولی عبدہ البالغ۔۔۔الخ "ترجمہ: اور اگر مولی نے اپنے بالغ غلام کا نکاح کیا۔۔۔ الخ۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، ج 04، ص 103، مطبوعہ: کوئٹہ)

پس جب عام انسانوں کے غلاموں کو ان کا عبد کہا جاسکتا ہے تو امتی جو کہ اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم و غلام ہوتا ہے، اسے بھی اس کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا عبد کہنے میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-10990

تاریخ اجراء: 24 ربیع الآخر 1443ھ/30 نومبر 2021ء